مولانا حبیب اللہ حقانی*

مرادِ پیغمبر ﷺ، فاروقِ اعظمؓ

روئے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے اعلیٰ و ارفع درجہ و مقام اگر کسی کا تھا تو وہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ صحابۂ کرامؓ میں اصحابِ بدر کو بہت بڑا رُتبہ حاصل ہے۔ اصحابِ بدر میں خلفائے راشدین کو نہایت ہی بلند مقام عطا کیا گیا تھا۔ خلفائے راشدین میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے بعد اگر کسی کا درجہ ہے تو حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ کی شخصیت کا ہے۔

آج یکم محرم الحرام سیدنا عمر فاروق ؓ کی یومِ شہادت ہے، اسی دن کی مناسبت سے حضرت عمر فاروق ؓ کی سیرت و کردار پر مختصر اً عرض ہے۔

نام و نسب: آپ کا اسم گرامی عمر، والد کا نام خطاب، والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم تھا۔ آپ کا سلسلۂ نسبت آٹھویں پشت میں آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

ولادت باسعادت: آپؓ ہجرتِ نبوی سے تقریباً چالیس سال قبل پیدا ہوئے، جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ تو اس وقت آپؓ کی عمر تقریباً ۲۶ یا ۲۷ سال تھی۔

حلیہ مبارک: آپؓ کا رنگ سرخ و سفید تھا اور آپ کے بدن میں سرخی نمایاں تھی آپ دراز قد تھے اور لوگوں میں تو ایسے معلوم ہوتے جیسے سواری پر سوار ہوں۔ آپؓ کے جوڑ مضبوط اور چوڑے تھے، آنکھوں کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ تھی جس پر سرخی غالب تھی، دانت سفید اور خوبصورت تھے، آپ داڑھی کو زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے، کنگھی کے ساتھ سر پر مہندی لگاتے تھے۔

تعلیم و تربیت اور لڑکپن: حضرت عمر فاروق ؓ کا بچپن مکہ مکرمہ کی وادیوں میں اور گلیوں میں عام بچوں کی طرح گذرا، البتہ جوانی میں لکھنا پڑھنا سیکھا، گھڑ سواری اور پہلوانی میں کمال حاصل کیا اور خطابت کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا۔ علم و ہنر سیکھنے کے بعد تجارت کی طرف متوجہ ہوئے۔

جرأت و بہادری: حضرت عمرؓ شروع ہی سے بہادر، شجاع اور نڈر تھے۔ آپؓ کے مزاج میں جوش و جذبہ، غضب و حدت، قومی غیرت و حمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جب کبھی قومی غیرت کا مسئلہ ہوتا تو آپؓ سے نہ رہا جاتا اور لڑنے، مرنے اور مارنے پر تیار ہو جاتے۔

دورِ جاہلیت میں اسلام دشمنی: حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد جب توحید کی آواز فاران کی چوٹیوں میں گونجی تو آپؓ کے گھرانے میں اسلام حضرت زیدؓ کی وجہ سے داخل ہوا۔ حضرت زیدؓ کے صاحبزادے حضرت سعدؓ

---

* رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

کا نکاح حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ سے ہوا تھا۔ اس تعلق کی وجہ سے فاطمہؓ نے بھی اسلام قبول کیا۔ جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو سخت برہم ہوئے اور مسلمانوں کے سخت دشمن بن گئے۔ خود فرماتے ہیں کہ :

''مجھے ان دنوں سب سے زیادہ دشمنی اگر کسی سے تھی تو وہ حضورﷺ کی ذات تھی''۔

قبول اسلام: آبائی مذہب چھوڑنے اور بتوں کے خلاف زبان کھولنے پر آپ بہت برہم ہوتے اور یہ بات برداشت نہ کرتے۔ جب معلوم ہوتا کہ کوئی مسلمان ہوگیا تو اس پر ٹوٹ پڑتے اور مارتے مارتے تھک جاتے اور ان پر تشدد کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔

آنحضرتﷺ نے دُعا فرمائی: **اللّٰھم اعز الإسلام باحد من العمرین**''. اے اللہ! اسلام کو دو عمروں میں سے کسی ایک کی وجہ سے عزت عطا فرما۔

یہاں پیغمبرﷺ دُعا مانگ رہے ہیں اور وہاں حضرت عمر آپﷺ کے مارنے کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ راستہ میں ایک صحابیؓ سے ملاقات اور باہمی گفتگو کے بعد صحابیؓ نے کہا: پہلے اپنے گھر کا خبر لیں، خود تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں اسی پیغمبر کا لایا ہوا دین قبول کرچکے ہیں۔ یہ سنتے ہیں حضرت عمرؓ بہن کے گھر آئے، آپؓ کی بہن قرآن مجید پڑھ رہی تھیں، ان کی آواز سن کر خاموش ہوگئیں اور قرآن کے اجزاء چھپالیے۔ تاہم حضرت عمر کو پتہ چل گیا، بہن سے پوچھا: یہ کیسی آواز تھی؟ بہن نے بات ٹالنے کی کوشش کی۔ تاہم حضرت عمرؓ نے سختی کرتے ہوئے پوچھا کہ مجھے معلوم ہے تم دونوں بے دین ہوگئے ہو، پھر ان کو مارنے لگے۔ آخر .... ۔

بہن بولی عمر ہم کو اگر تو مار بھی ڈالے — شکنجوں میں کسے یا بوٹیاں کتوں سے نچوالے
مگر ہم اپنے دین حق سے ہرگز پھر نہیں سکتے — بلندی معرفت کی مل گئی ہے گر نہیں سکتے

بہن کے جسم پر خون دیکھ کر آپؓ تڑپ گئے، اپنی بہن کو مخاطب کرکے کہا : اچھا جو کچھ تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے دکھاؤ، اور سناؤ۔ بہن نے کہا: آپ پاک نہیں ہیں اور اس کتاب کو تو پاک شخص ہی چھو سکتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے غسل کیا، پاک صاف ہوئے تب بہن نے قرآن کے وہ اجزاء آپ کو دیئے وہ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں، ان کے پڑھنے سے دل پر گہرا اثر ہوا، اور کہا یہ کلام کس قدر اچھا اور کس قدر عظمت والا ہے

.... ۔ شعاع نور نے اس دل کو یکسر موم کر ڈالا — ہوئی تسکین بہہ نکلا قدیمی کفر کا چھالا

حضرت خبابؓ نے یہ بات سنی تو سامنے آئے اور کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے اپنے نبیﷺ کی دُعا قبول فرمالی، کیونکہ کل میں نے آپﷺ کو تمہارے لئے دُعا کرتے سنا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت خبابؓ سے کہا: آپ مجھے حضورﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے چلیں۔ چنانچہ آپﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت پیغمبرﷺ دارارقم میں تشریف فرما تھے۔ صحابہؓ کا ایک مجمع بھی وہاں موجود تھا۔ آپؓ نے سب کے سامنے کلمۂ توحید پڑھا۔ صحابہؓ نے اللہ اکبر کہا: یہاں تک کہ آس پاس کی تمام پہاڑیاں اللہ اکبر کے نعرہ سے گونج اُٹھیں۔

اسلام کی خاطر مشقتیں برداشت کرنا : حضرت عمرؓ نے اسلام کی خاطر وہ تمام تکالیف اور اذیتیں

برداشت کیں جن سے دوسرے صحابۂ کرامؓ دوچار رہے۔ البتہ حضرت عمرؓ اپنی قوت وشجاعت کی وجہ سے مشرکین کا برابر مقابلہ کرتے تھے۔

مالی قربانیاں: حضرت عمرؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ونصرت میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کی ہمیشہ کوشش رہی کہ معاملے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سبقت حاصل کریں۔ مگر ایسا نہ ہوسکا۔ آپؓ نے خیبر کی زمین بھی اللہ کے لئے وقف کی تھی اور یہ پہلا وقف تھا جو اسلام کے لئے عمل میں آیا تھا۔

ہجرت مدینہ: حضورﷺ کی جانب سے ہجرت کا حکم اور اجازت مل جانے پر صحابہ کرامؓ خفیہ طور پر ہجرت کرتے مگر سیدنا عمر فاروقؓ خفیہ طور پر ہجرت کرنے کے حق میں نہ تھے، آپ نے اعلان فرمایا: اگر مشرکین میں سے کسی کی جرأت ہے تو وہ ان کا راستہ روک کر دکھائے۔ آپ کے ہمراہ ستر ہ کے قریب دوسرے حضرات مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

مدینہ منورہ میں آپؓ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا اور ایک دوسرے صحابی نے بھی، پھر ہر نماز کے لئے یہی اذان شروع کی گئی۔

میدانِ جہاد میں شرکت: حضورﷺ جہاں بھی تشریف لے جاتے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جان و مال کی قربانی سے کبھی دریغ نہ کیا، آپ حضورﷺ کے ساتھ ہر چھوٹے بڑے معرکے میں ہمیشہ برابر شریک رہے۔

عہدِ صدیقی میں: حضورﷺ کے سفرِ آخرت پر حضرت ابوبکرؓ بالاتفاق خلیفہ مقرر ہوئے، حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے بیعت کی۔ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے جو بات بہتر سمجھتے، جانشین رسولؐ ابوبکر صدیقؓ کو اس کا مشورہ دیتے اور حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ آپؓ کے مشورہ پر کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اس پر عمل بھی فرماتے۔

حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں آیات نازل فرماتے تھے، اور حضورﷺ بھی آپ کو عزوشرف سے نوازتے تھے، اس لئے آپؓ نے اپنے بیماری میں حضرت عمرؓ کو مسلمانوں کا امیر مقرر فرمایا۔

خلافتِ فاروقی: ابوبکرؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے خلافت وامارت کا عہدہ سنبھالا تو اسلام کی مزید ترقی شروع ہوگئی، آپؓ کے دورِ خلافت میں ایک ہزار چھتیس شہر مسلمانوں کے ہاتھ آئے، روم وشام آپ ہی کے دور میں فتح ہوئے، آپ کے دور میں چار ہزار مساجد بنائی گئیں۔ نو سو جامع مسجدیں محرابوں کے ساتھ بنائے گئے تھے، حضرت عمرؓ کے مفتوحہ ممالک کا کل رقبہ 2251030 مربع میل تھا۔

حضرت عمرؓ نے دس سال پانچ ماہ چار دن اُمورِ خلافت سرانجام دیئے اور آخر کار یکم محرم الحرام ۲۴ھ بدھ کے دن ایک ایرانی غلام نے نماز کی حالت میں آپ پر قاتلانہ حملہ کیا، جس سے آپؓ کو شہادت نصیب ہوئی اور اپنے دونوں رفیقوں کے ساتھ آپ کا مرقد بنا۔ فرضی اللہ عنہ۔